Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات ؎

تعزیہ کی تاریخ ایجاد، اس کی شرعی حیثیت اور گھوڑا نکالنے کی حقیقت اور ان کے احکام

اقسام تعزیہ اور ان کی تعریف

۱ تعزیہ :
۲ ضریح :
۳ مہندی :
۴ ذوالجناح :
5 تابوت :
۶ علم :
۷ براق :
۸ تخت :

تالیف
مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سُنی لائبریری
ادارہ دار التحقیق

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

فصل ششم

تعزیہ کی تاریخ ایجاد، اس کی شرعی حیثیت اور گھوڑا نکالنے کی حقیقت اور ان کے احکام

کیونکہ تعزیہ ایک بدعت ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اور دورِ صحابہ کرام میں اس کی مثل نہیں ملتی۔ لہٰذا اس کے شروع کرنے کا کوئی وقت یا تاریخ ہونا ضروری ہے۔ ہم اس بارے میں اگر کسی اپنی (اہل سنت وجماعت) کتاب کا حوالہ دیں۔ یا کسی چشم دید گواہ کی گواہی پیش کریں۔ تو وہ شیعہ حضرات کے لیے قابل قبول نہ ہوگی۔ اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے ہی کسی عالم کی کوئی تحریر پیش کروں۔ لہٰذا ایجاد تعزیہ کے بارے میں خود شیعوں کے ایک عالم غلام احمد کاکوروی کا مضمون من وعن نقل کرتا ہوں۔ جس کو ماہنامہ المعرفت حیدرآباد میں اس کے مدیر حشمت علی نے بابت ماہ محرم ۱۳۸۹ھ میں شائع کیا۔ ملاحظہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضمون:

لفظ تعزیہ تعزیت سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ماتم پرسی یا مرنے والے پر اظہار رنج وغم کے ہوتے ہیں۔ تعزیہ داری کے بارے میں ابھی تک پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی۔ البتہ اس کے آغاز کے بارے میں ایک روایت ضرور مشہور ہے۔ کہ سب سے پہلا تعزیہ صاحب قرآن امیر تیمور نے رکھا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ تیمور کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے بے حد عقیدت تھی۔ اور وہ ہر سال کربلا معلی روضہ اطہر کی زیارت کو جاتا تھا ایک سال جنگ وجدال میں وُہ اس قدر مصروف رہا۔ کہ وہ زیارت نہ کر سکا۔ چنانچہ اس نے روضہ اقدس کی شبیہہ منگوا کر اس کو تعزیہ کی صورت میں بنالیا۔ اور اس کی زیارت سے تسکین حاصل کرلی۔ بہرحال جہاں تک عزاداری کا تعلق ہے۔ اس کی ابتداء ایران میں عہد صفوی (نویں صدی ہجری) سے ہوئی۔ اس کے بعد ہندوستان میں جب خاندان تغلق کا زوال شروع ہوا۔ اور سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوا۔ تو جنوبی ہندوستان میں ایک حسن گنگو نامی نے بہمنی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ حسن گنگو چونکہ ایران کے بہمنی خاندان شیعہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لیے اس کی سلطنت بہمنی کہلائی۔ اس سلطنت کے سلاطین میں شیعہ اور سنی دونوں عقائد کے بادشاہ گزرے ہیں۔ اور امرائے دربار میں بھی ملکی مصاحبین اور وزراء شامل رہے۔ اس لیے شمالی ہند میں تعزیہ داری رائج ہونے سے پہلے تعزیہ داری کا آغاز ان سے ہوا۔ جب چودھویں صدی کے آخر میں سلطنت بہمنی کو زوال ہوا۔ اور وہ پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم ہو گئی۔ ان میں عادل شاہی نظام اور بریدشاہی ریاستوں میں اکثر شیعہ عقائد کے لوگ گزرے ہیں۔ بالخصوص عادل شاہی سلطنت میں یوسف عادل شاہی، اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قلی قطب شاہ نے تعزیہ داری کو باقاعدہ طور پر رواج دیا۔ اور ان ریاستوں میں باقاعدگی کے ساتھ دس روز تک یعنی یکم محرم سے دس محرم تک عزاداری ہوتی رہی۔ اور تعزیہ رکھے جاتے تھے۔

لمحہ فکریہ:

تعزیہ کے بدعت ہونے میں کوئی ابہام و شک نہ رہا۔ کیونکہ مضمون بالا میں نہ اس کی نسبت کسی پیغمبر کی طرف کی گئی اور نہ ہی پیغمبر آخر الزمان حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل و سکوت سے اس کا سنت ہونا مذکور ہوا۔ اور نہ ہی اہل بیت کے ائمہ میں کسی امام کی طرف اس کے شروع کرنے کو منسوب کیا گیا۔ بلکہ نویں صدی کے ایک شیعہ بادشاہ تیمور لنگ نے اس کی ابتداء کی۔ گویا تعزیہ کی خشت اول کا معمار تیمور لنگ ہے۔

منہ مانگا انعام لو

تیمور لنگ کی ابتداء کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شیعہ لوگوں نے تعزیہ کی بہت سی اقسام وضع کریں۔ جن کی فہرست بمعہ تعریف ہم عنقریب بیان کریں گے۔

لیکن ان اقسام کے ذکر کرنے سے قبل ایک تعجب انگیز بات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ اگر تعزیہ کوئی دینی یا شرعی رکن تھا۔ تو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کی اولاد میں سے آٹھ عدد ائمہ گزرے ان حضرات پر بھی اس رکن کی اشاعت اور اس کے فوائد و برکات کی تبلیغ نہایت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضروری تھی۔ کیونکہ ان ائمہ حضرات کا شرعی اور نسبی تعلق جس قدر امام عالی مقام سے تھا۔ اتنا موجودہ شیعوں کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ اس لیے وہ اس کی اشاعت اور اس پر عمل کرنے کے زیادہ حقدار تھے۔ جب ان میں سے کسی ایک نے بھی اسے شرعی رکن نہ سمجھا۔ بلکہ ان حضرات کو اس کا تصور تک بھی نہ تھا۔ جس کی وجہ سے نہ ان کے عمل سے تعزیہ ثابت اور نہ ان کے کسی ارشاد سے اس کی طرف اشارہ ملتا ہے تو اب بناوٹی محبان اہل بیت جو اپنے آپ کو مذہب امامیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کا بہت بڑا دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے مذہب میں کوئی ایک بات یا مسئلہ ایسا نہیں۔ جس کا اصل حضرات ائمہ اہل بیت سے ثابت نہ ہو تو میں اسی تعزیہ کے بارے میں ان سب کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ حضرات ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا قول یا فعل مروجہ تعزیہ کے جواز میں دکھا دیں۔ تو منہ مانگا انعام پائیں ورنہ میرا صرف ایک ہی مطالبہ ہے۔ کہ من گھڑت مذہب کو چھوڑ کر صحیح مستند اور ائمہ اہل بیت کا مذہب اپنا لو۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقسام تعزیہ اور ان کی تعریف

اوپر جو کچھ غلام احمد کاکوروی کا مضمون ذکر ہوا۔ اس میں تعزیہ کی ابتداء اور ایجاد کا تذکرہ تھا۔ اب میں اس کی اقسام اور ہر ایک قسم کی تعریف عرض کرتا ہوں ۔ کتب شیعہ اور معمولات اہل تشیع سے اس کی آٹھ اقسام ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک شبیہ بنا کر کربلا کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔

(۱) تعزیہ (۲) ضریح (۳) مہندی (۴) ذوالجناح (۵) تابوت (۶) براق (۷) تخت (۸) علم۔ ان کی تعریف ماہنامہ المعرفت سے پیش خدمت ہے۔

(۱) تعزیہ :

تعزیہ دراصل لکڑی کی کھپچیوں اور رنگین کاغذ کی مدد سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پورے روضے کی شکل میں بنایا جاتا ہے۔ اس میں بالکل ویسے ہی گنبد اور مینار ہوتے ہیں۔ جیسا کہ روضہ اقدس میں ہیں۔

اور اس کے اندر کاغذ کی دو قبریں ہوتی ہیں۔ الخ

(۲) ضریح :

دراصل روضہ اقدس کے اس حصہ کی شکل کو کہتے ہیں جس پر دو قبریں بنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہتی ہیں۔ضریح اور تعزیہ میں صرف اتنا فرق ہے۔کہ ضریح روضے کے آدھے حصہ کی شکل کو کہتے ہیں۔اور تعزیہ پورے حصے کو ضریح میں گنبد اور مینار عموماً نہیں ہوتے۔مگر اسے بھی تعزیہ کی طرح رکھا جاتا ہے۔

(۳) مہندی:

اس کی شکل بالکل کشتی نما ہوتی ہے۔اور یہ ساتویں محرم کو جلوس کی شکل میں نکالی جاتی ہے۔اور یہ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے۔

(۴) ذوالجناح:

اس گھوڑے کی شکل کو کہتے ہیں جس پر بیٹھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزیدیوں سے لڑے تھے۔اس میں ایک گھوڑے کو باقاعدہ طور پر فوجی گھوڑے کی شکل میں مختلف اسلحہ سے مسلح کیا جاتا ہے۔اور اس میں گھوڑے کی لگام زرہ بکتر سب چیزیں ہوتی ہیں۔اور اس کی جھول میں سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔جو اس گھوڑے کی یاد تازہ کرتے ہیں۔جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد میدانِ کربلا میں تنہا واپس ہوا تھا۔عقیدت منداس کو بوسہ دیتے ہیں۔اور باقاعدہ آنکھوں سے لگا کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔اور منتیں مانتے ہیں۔

(۵) تابوت:

اس پالنے کی تصویر کو کہتے ہیں۔جس میں حضرت علی ﷺ تھے۔حضرت اصغر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام حسین کے شیر خوار بیٹے تھے۔ جو میدانِ کربلا میں اشقیاء کے تیروں سے شہید ہو گئے اس جھولے میں بھی سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ بھی ماتم کرتے ہوئے لوگ جلوس کی شکل میں نکلتے ہیں۔ اور اس واقعہ پر گریہ کرتے ہیں۔

(۶) علم:

حضرت عباس علیہ السلام کی یاد میں نکالا جاتا ہے۔ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی فوج کے جنرل تھے۔ اور اس واقعہ پر گریہ کرتے ہیں۔

(۷) براق:

اس کی شکل بھی گھوڑے کی مانند ہوتی ہے۔ اور اس میں گھوڑے کے دھڑ میں ایک انسانی چہرہ لگا دیا جاتا ہے۔ اور اس کے دو پر ہوتے ہیں۔ اور یہ شائد اس کی یاد دلاتی ہے۔ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت کے بعد اس گھوڑے پر بیٹھ کر جنت میں تشریف لے گئے تھے۔

(۸) تخت:

عموماً سنی حضرات (یعنی جاہل نام نہاد سنی) نکالتے ہیں۔ اور یہ تخت شہروں کی بجائے قصبات کے لوگ اپنے یہاں رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی ساتویں محرم کو حضرت قاسم کی شادی کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ تعزیہ داری ہندوستان میں ہی باقاعدہ طور پر منائی جاتی ہے۔ اور تقریب کی شکل میں منائی جاتی ہے۔ اور اس میں ہندوستان کے مختلف شہروں اور صوبوں میں علیحدہ علیحدہ دستور ہیں۔ الخ انتہیٰ بلفظہٖ۔

(شیعی ماہنامہ المعرفت حیدرآباد بابت محرم ۱۳۸۹ھ مدیر حشمت علی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس کی مزید وضاحت ایک شیعہ مؤلف نے اپنی کتاب "مجاہد اعظم" میں یوں تحریر کی ہے۔

"تعزیئے جس طرح ہندوستان میں ہوتے ہیں۔ کہیں بھی نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ ایران جو شیعوں کا خاص گھر ہے۔ وہاں بھی اس کا رواج نہیں۔ ہندوستان کے طول و عرض میں ہر جگہ تعزیئے بنائے جاتے ہیں۔ اور یہ شیعوں پر ہی منحصر نہیں۔ بلکہ سنی (جہلاء) اور ہندو بھی اس رسم میں شریک ہیں۔ آخر اس کی ابتداء کب ہوئی۔ کس نے کی۔ اور کیوں کی۔ افسوس کہ اس کے جواب میں تاریخ خاموش ہے۔

(مجاہد اعظم ص ۳۲۲)

لمحہ فکریہ:

تعزیہ کی جو آٹھ اقسام آپ نے ان کی کتب سے تفصیل و تعریف پڑھیں۔ یہ سب کچھ ان کی خود ساختہ باتیں ہیں۔ جن کا تعلق نہ قرآن حکیم سے، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے اور نہ ہی ائمہ اہل بیت کے فرمودات سے ہے۔ بلکہ شرعی بدعات ہیں۔ جو ان کی اپنی تحریروں سے ثابت ہے۔

ان تعزیوں کا دوسرا پہلو کہ جن چیزوں کی یہ شبیہہ بنائی گئی ہیں۔ کیا وہ اصل اشیاء کسی صحیح و مستند تاریخ میں موجود ہیں۔ میں اس بارے میں کہتا ہوں۔ کہ ان کی کوئی صحیح تاریخ نہیں ملتی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا جس کی "ذوالجناح" کی شکل میں نقالی کی گئی۔ بالکل من گھڑت بات ہے۔ میں اس فصل کے آخر میں اس کے بارے میں چند کار آمد حوالہ جات پیش کروں گا۔ کہ میدان کربلا میں آپ یزیدیوں سے لڑتے وقت اونٹنی پر سوار تھے۔

اسی طرح امام قاسم رضی اللہ عنہ کی شادی کی یادگار "مہندی" نکالی جاتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ گزشتہ اوراق میں "منتہی الامال" کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں۔ کہ یہ واقعہ من گھڑت ہے، اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس واقعہ کا بھی کسی صحیح تاریخ میں کوئی ذکر نہیں۔ اور نہ ہی عقل سلیم اسے تسلیم کرتی ہے۔ جب شہزادگان اہل بیت اور کربلا کے مسافروں کو پانی کی ایک بوند بھی یزیدیوں نے دینا گوارہ نہ کیا۔ تو ایسے میں کسی کے ہاتھوں پر مہندی لگانا کیونکر ممکن ہے۔ جو پانی مہندی بھگونے میں استعمال ہوتا۔ وہ کسی پیاسے کے کام آسکتا تھا۔ اور یہ سمجھنا کہ شہزادگانِ اہل بیت نے دوسروں کی پیاس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی تقریب کو "پُروقار" بنانے کی کوشش کی۔ ایک بہت بڑا الزام ہے۔ جس سے یہ حضرات بری ہیں۔

پھر اس مہندی لگانے کا موقعہ ہی کیا تھا۔ ایک طرف موت کے سائے پھیلے جا رہے تھے۔ سبھی موت کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اور دوسری طرف ایک شہزادہ ان تمام واقعات و حالات سے بے خبر خوشی میں مہندی لگوا رہا ہے اس پر مزید یہ کہ مہندی لگانا ایک زینت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا عذر مردوں کو اجازت نہیں دی۔ تو خانوادۂ رسول میں ایسی رسم جس کا شریعت میں کوئی وجود نہ ہو۔ کا پایا جانا خود ایک ناقابلِ فہم بات ہے۔

اسی لیے ہم تو کہتے ہیں۔ کہ جس شخص کے دل میں اہل بیت کی محبت اور عقیدت ہو گی۔ وہ اس فعل کو ان کی طرف نسبت کرنے کو "توہین اہل بیت" تصور کرے گا لیکن شیعہ حضرات کو دیکھئے۔ کہ ان کی خود ساختہ "کاغذی شبیہات" کو اس قدر بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ انہیں "شعائر اللہ" کے ہم پلہ تک کہنے سے گریز نہیں کرتے۔ انہی کے ایک مولوی "بشیر شیعی" نے اپنے رسالہ "عزائے حسین" کے ص ۵۲ پر لکھا ہے۔ کہ "قرآن بھی کاغذ اور تعزیہ بھی کاغذ اور ان کی تعظیم و تکریم یکساں ہے۔" (معاذ اللہ) اسے کہتے ہیں چوری اور پھر سینہ زوری۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari